باب 8: مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز

اگرچہ 2022ء کے دوران معیشت میں دشواریاں پیدا ہوئیں اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی دیکھی گئی ، لیکن مالی منڈیوں کا انفراسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) لچک دار رہا۔ پاکستان کے بروقت بین البینک چکتائی کے نظام (پرزم) کے آپریشنز میں قدر اور حجم دونوں کے لحاظ سے لین دین میں معتدل اضافہ دیکھا گیا۔ کاغذ پر مبنی لین دین میں نمو جمود کا شکار رہی جبکہ ای بینکاری لین دین نے گذشتہ برسوں کی مضبوط نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ، جس سے تمام اہم شعبوں میں دو ہندسی نمو ظاہر ہوئی۔ موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری میں زبردست اضافہ ہوا ہے جس نے صارفین کی ترجیحات کو ادائیگیوں کے ڈجیٹل طریقوں کی طرف منتقل کرنے کے رجحان کو مزید واضح کیا ۔ اسٹیٹ بینک نے معرکہ آرا اقدام راست مرحلہ دوم کے تحت فرد تا فرد (پی ٹو پی) ادائیگی کا نظام شروع کیا جسے قلیل عرصے میں صارفین کی جانب سے زبردست ردعمل ملا۔ ڈجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک کا تعارف ایک اور اہم پیش رفت تھی۔ نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) اور سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) کی کارکردگی میں سال کے دوران بہتری آئی اور ان کی لچک بھی برقرار رہی۔ ان اداروں نے اپنے آپریشنل لچک اور انتظامِ خطر کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے اور سرمایہ کاروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کو شریک اداروں کے درمیان ایک کثیر جہتی نظام کے طور پر گردانا گیا ہے، جو ادائیگیوں، سیکورٹیز، ماخوذات، یا دیگر مالی لین دین کی کلیئرنگ، تصفیے، یا ریکارڈنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان کے مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں (1) بڑے پیمانے کا نظام ادائیگی (ایل وی پی ایس) یعنی پرزم، (2) خردہ مالیت کا نظام ادائیگی (آر وی پی ایس) یا فوری ادائیگی کا نظام یعنی 'راست'، (3) انٹر بینک اور اے ٹی ایم سوئچ یعنی ون لنک، (4) کاغذی آلات یعنی نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسیلی ٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی)، (5) کارپوریٹ تمسکات تصفیہ کمپنی یعنی این سی سی پی ایل، اور (6) ایک کارپوریٹ تمسکات ڈپازٹری یعنی سی ڈی سی شامل ہیں۔

مالی منڈی کا انفراسٹرکچر اداروں کی منظم نوعیت انہیں مالی اداروں میں لین دین کی کلیئرنس اور تصفیے کے ساتھ ساتھ رقم اور تمسکات کے بہاؤ میں مرکزی کردار تفویض کرتا ہے۔ اس طرح ادائیگی کے نظام کی بلا رکاوٹ سرگرمیاں خدمات کی بلا تعطل فراہمی، زری پالیسی کے اشاروں کی مؤثر ترسیل اور مالی منڈیوں کے استحکام کے سلسلے میں مالی نظام کی کارکردگی کے لیے اہم ہے۔

8.1 نظام ہائے ادائیگی اور ان کی کارکردگی

حال ہی میں ترمیم شدہ اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956 کی دفعات اسٹیٹ بینک کو ادائیگی کے نظام پر کام کرنے اور نگرانی کرنے کا اختیار دیتی ہیں۔[174] مزید برآں، ادائیگی کے نظام اور فنڈز کی برقی منتقلی ایکٹ (پی ایس ای ایف ٹی)، 2007ء اسٹیٹ بینک کو ملک کے قومی ادائیگی کے نظام کی ضابطہ کاری، چلانے اور سہولت فراہم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔[175] اسی طرح اسٹیٹ بینک قومی ادائیگی اور تصفیے کو مؤثر و مستحکم طور پر چلانے کا ذمہ دار ہے۔

اقتصادی سرگرمیوں میں کمی اور نمو میں سست روی کے ساتھ ادائیگی کے نظام کی کارکردگی میں کمی آئی ---

قومی نظام ادائیگی میں 2022ء کے دوران پرزم اور خردہ لین دین دونوں میں زبردست اضافہ دیکھا گیا، خاص طور پر خردہ ادائیگیوں کے معاملے میں یہ زیادہ واضح تھا۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں پرزم کے ذریعے بڑی مالیت کے لین دین کے حجم میں اضافہ کم ہوا۔ خردہ ادائیگیوں کے لحاظ سے ای بینکاری لین دین کے حجم میں دوہندسی اضافہ دیکھا گیا جبکہ کاغذ پر مبنی حجم میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ بالخصوص مارکیٹ میں جاری رجحانات سے ہم آہنگ، ای بینکاری لین دین میں زیرِ جائزہ سال کے دوران خردہ ادائیگیوں میں اضافہ ہوا، جس سے ادائیگی کے روایتی طریقوں کے بجائے ڈجیٹل چینلز کے لیے صارفین کی بڑھتی ہوئی ترجیح سامنے آئی۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں خاص طور پر وبائی مرض کے تناظر میں یہ رجحان مضبوط ہوا ہے، کیونکہ لاک ڈاؤن اور سماجی دوری کی پالیسیوں نے صارفین کی ترجیحات کو تبدیل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا اور انھیں ادائیگی کے ڈجیٹل طریقوں کو اپنانے میں مدد کی (**جدول 8.1**)۔

پرزم نظام نے مؤثر طور پر کام کیا اور اس کی دستیابی مسلسل برقرار رہی ---

پرزم نے گذشتہ سال کے مقابلے میں 2022ء کے دوران لین دین کے زیادہ حجم اور مالیت کا انتظام کیا۔ تاہم نمو کے لحاظ سے 2021ء کے مقابلے میں حجم اور لین دین کی قدر میں کمی آئی ہے کیونکہ معاشی سرگرمیاں خاص طور پر 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران سست روی کا شکار ہوئیں۔ قدر کے لحاظ سے، پرزم نے تمام لین دین کے تقریباً 63.5 فیصد کا انتظام کیا، جو معاشی معاہدوں کے تصفیے میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور بڑی قیمت کی ادائیگیوں کا ذریعہ ہے۔

[174] اسٹیٹ بینک ایکٹ، 1956ء (یکم جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ)

[175] پی ایس ای ایف ٹی ایکٹ، 2007ء

پرزم ٹرانزیکشنز کی مالیت کے حوالے سے مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کے دوران کلیئرنگ ٹرانزیکشنز (این آئی ایف ٹی، این سی سی پی ایل اور ون لنک سے متعلق) اور بین البینک رقوم کی منتقلی (آئی بی ایف ٹیز) میں گذشتہ سال کے مقابلے میں اضافہ ہوا جس میں سال بسال بالترتیب 35.4 فیصد اور 37.9 فیصد اضافہ ہوا۔ جبکہ تمسکات کے تصفیے کے لین دین کی قدر میں اضافہ 1.7 فیصد تک محدود رہا (**چارٹ 8.1 الف**)۔ تمسکات کے تصفیے کے لین دین میں کمی صرف لین دین کی قدر میں نظر آئی جبکہ لین دین کے حجم میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا جو 2021ء میں 6.1 فیصد تھا۔

زیرِ جائزہ سال کے دوران مجموعی طور پر پرزم کے ذریعے کیے جانے والے لین دین کے حجم میں نمو معتدل تھی۔ آئی بی ایف ٹی کے ذریعے لین دین کے حجم میں اضافہ 2021ء کے 30.0 فیصد سے نمایاں طور پر کم ہو کر 3.6 فیصد رہ گیا۔[176] پرزم کی ٹرانزیکشنز کے کُل حجم میں آئی بی ایف ٹی ٹرانزیکشنز کا حصہ 96.6 فیصد کے ساتھ سب سے زیادہ تھا۔ سال کے دوران کلیئرنگ سیٹلمنٹ ٹرانزیکشنز کی تعداد میں 4.4 فیصد اضافہ ہو گیا ہے (**چارٹ 8.1 ب**)۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2022ء کے آغاز میں راست کے دوسرے مرحلے کا نفاذ کیا گیا، جس نے بین الاقوامی بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) یا راست آئی ڈی کا استعمال کرتے ہوئے فوری اور مفت فرد تا فرد (پی 2 پی) فنڈز کی منتقلی کو ممکن بنایا، صارفین کو فنڈز کی منتقلی کے لیے ایک متبادل چینل فراہم کیا اور اس طرح آئی بی ایف ٹی ٹرانزیکشنز کے لیے پرزم کے استعمال کو کم کرنے میں مدد ملی۔[177] مزید برآں اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2021ء میں بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا تھا کہ وہ ادارہ جاتی صارفین کو ڈیجیٹل

جدول 8.1: نظامِ ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

میکانزم	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء	2022ء میں نمو
حجم ملین میں اور مالیت ٹریلین روپے میں					(فیصد)
الف- پرزم					
حجم	2.4	3.4	4.4	4.5	3.7
مالیت	410.6	373.4	577.8	647.0	12.0
ب- خُردہ ادائیگیاں (i+ii)					
حجم	1381.6	1382.7	1788.0	2206.2	23.4
مالیت	207.3	209.3	272.9	371.7	36.2
i- کاغذی					
حجم	467.5	389.6	393.4	384.2	(2.3)
مالیت	142.3	136.0	166.4	210.8	26.7
ii- برقی بینکاری					
حجم	914.2	993.0	1394.7	1822.0	30.6
مالیت	65.0	73.3	106.5	160.8	51.1

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ادائیگیوں اور مالی خدمات کی سہولت فراہم کریں۔[178] اس کے علاوہ، ملک میں معاشی سرگرمیوں میں وسیع ست روی بھی پرزم میں آئی بی ایف ٹی لین دین کی نمو کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

پرزم کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے فریم ورک کو استعمال کرتے ہوئے 2022ء کے دوران پرزم کی مسلسل دستیابی کو یقینی بنایا پرزم کا ریئل ٹائم گروس سیٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس) سسٹم مسلسل کام کرتا رہا،

چارٹ 8.1 الف: پرزم لین دین کا خاکہ۔ مالیت

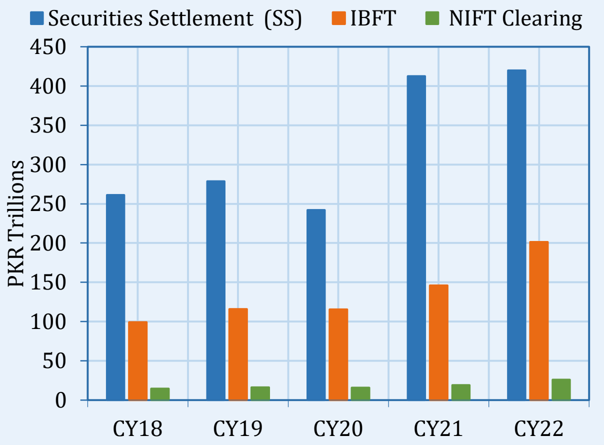

Source: SBP

چارٹ 8.1 ب: پرزم لین دین کا خاکہ۔ حجم

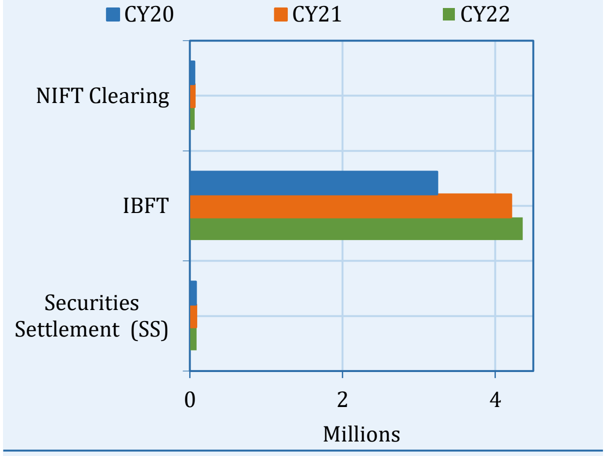

Source: SBP

[176] آئی بی ایف ٹی لین دین میں بینک ٹو بینک ٹرانسفر اور تھرڈ پارٹی کسٹمر ٹرانسفر شامل ہیں۔ تھرڈ پارٹی فنڈز کی منتقلی پرزم کے ذریعے کی جاتی ہے جسے براہ راست شرکا اپنے گاہکوں / اکاؤنٹ ہولڈرز کی ہدایات پر عمل میں لاتے ہیں۔

[177] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

[178] پی ایس پی اینڈ او ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05 برائے 2021ء

جس سے بین البینک تصفیے کے عمل میں تصفیے اور نظامیاتی خطرات کو محدود کیا گیا۔[179] حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ 2022ء کے دوران شریک مالی اداروں میں توسیع ہوئی: پرزم میں براہ راست حصہ لینے والے ادارے بڑھ کر 59 ہوگئے جبکہ 2021ء کے اختتام پر 57 ادارے تھے۔[180]

خردہ لین دین نے مضبوط نمو برقرار رکھی ، کیونکہ ای بینکاری لین دین کے طریقوں میں مسلسل اضافہ جاری رہا ---

2022ء کے دوران خردہ ادائیگیوں نے زبردست نمو کا مظاہرہ کیا۔ لین دین کی قدر اور حجم میں بالترتیب 36.2 فیصد اور 23.4 فیصد اضافہ ہوا۔ 2022ء میں خردہ ادائیگیوں میں دوہندسی نمو گذشتہ برس کے رجحان سے ہم آہنگ تھی۔ مسلسل نمو کی رفتار سے 2020ء کے دوران وبائی مرض سے متاثرہ جمود کے باعث تیزی سے تبدیلی کی نشاندہی ہوئی۔ لین دین کی قدر اور حجم کے لحاظ سے 51.1 فیصد اور 30.6 فیصد کی مضبوط نمو کے ساتھ، ای بینکاری لین دین نے بنیادی طور پر 2022ء کے دوران خردہ ادائیگیوں میں اضافے کی معاونت کی۔ اگرچہ قدر کے لحاظ سے کاغذ پر مبنی لین دین میں 26.7 فیصد اضافہ ہوا لیکن سال کے دوران لین دین کا حجم 2.3 فیصد گھٹ گیا۔

ایک مثبت بات یہ ہے کہ کاغذ پر مبنی ادائیگی کے طریقوں سے ہٹ کر ادائیگی کے برقی طریقوں کی طرف منتقلی کی ایک اہم تبدیلی جاری ہے۔ مجموعی خردہ لین دین میں ای بینکاری لین دین کا حصہ کچھ سال سے مسلسل بڑھ رہا ہے اور آئندہ برسوں میں مزید تیزی سے بڑھنے کی توقع ہے۔ 2018ء کے بعد سے قدر اور حجم کے لحاظ سے ان کا حصہ 27.0 فیصد اور 63.7 فیصد سے بڑھ کر بالترتیب 43.3 فیصد اور 82.6 فیصد ہوگیا (**چارٹ 8.2 الف اور 8.2 ب**)۔

جامد حجم کے ساتھ ، کاغذ پر مبنی لین دین میں چیک اور اوور دی کاؤنٹر (او ٹی سی) نقد لین دین کا غلبہ رہا ---

2022ء کے دوران ای بینکاری لین دین کے مقابلے میں کاغذ پر مبنی لین دین کی نمو میں کمی دکھائی دی۔ کاغذ پر مبنی لین دین میں سست نمو نے ادائیگیوں کے ڈجیٹل طریقوں کی طرف صارفین کے بڑھتے ہوئے جھکاؤ کی عکاسی کی۔ 2020ء کے دوران کاغذ پر مبنی لین دین کے حجم میں نمایاں کمی (16.6 فیصد) ہوئی جبکہ 2019ء میں وبائی مرض سے پہلے کی گئیں 467 ملین ٹرانزیکشنز کے حجم کے دوبارہ حصول میں کامیاب نہیں ہوسکے ہیں۔ اسی طرح 2022ء میں کاغذ پر مبنی لین دین کی مقدار میں 2021ء کے مقابلے میں 2.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔ تاہم، ان ٹرانزیکشنز کی قدر میں سال کے دوران 26.7 فیصد اضافہ ہوا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی مالیتوں کی ادائیگی کرنے کے لیے اس طرح کے لین دین اب بھی ترجیحی طریقہ تھے۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ کاغذ پر مبنی لین دین میں چیک کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو حجم اور قدر کے لحاظ سے ان لین دین میں بالترتیب 49.9 فیصد اور 70.7 فیصد کا حصہ ڈالتے ہیں۔ مزید برآں، اوور دی کاؤنٹر نقد لین دین بھی ایک پسندیدہ طریقہ تھا جو عام طور پر صارفین کی جانب سے چھوٹی ادائیگیوں کے لیے استعمال کیا گیا کیونکہ حجم میں اس کا حصہ 46.1 فیصد تھا تاہم لین دین کی قدر میں اس کا حصہ محض 13.4 فیصد تھا (**چارٹ 8.3**)۔

ای بینکاری لین دین میں موبائل بینکاری کی نمو کا حصہ سب سے زیادہ تھا ---

حالیہ برسوں کے دوران خردہ ادائیگیوں کے لیے ای بینکاری طریقوں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے اس سال بھی اس کی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ 2021ء کے مقابلے میں ای بینکاری لین دین کے حجم میں 30.6 فیصد کا زبردست اضافہ درج کیا گیا۔[181]

مزید صارفین نے موبائل بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری اور پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) کے ڈجیٹل چینلز کے ذریعے پیش کردہ ادائیگی کی خدمات سے استفادہ کیا۔ خاص طور پر، موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری نے حالیہ برسوں میں مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا ہے اور ادائیگی کے دیگر طریقوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ رجحان ڈجیٹل چینلز کی طرف صارفین کی ترجیح کی مضبوط منتقلی کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ وہ زیادہ سہولت اور کارکردگی دکھاتے ہیں۔

مجموعی طور پر ای بینکاری ادائیگیوں میں اے ٹی ایم کے ذریعے کیے جانے والے لین دین کا حجم سب سے زیادہ (40.7 فیصد) رہا جس کے بعد موبائل بینکاری (27.4 فیصد) کا نمبر تھا۔ موبائل بینکاری نے گذشتہ برسوں کے دوران ای بینکاری لین دین کی کل تعداد میں مسلسل اپنا حصہ بڑھایا ہے اور 2022ء میں ای بینکاری کے اہم شعبوں میں سب سے زیادہ نمو (74.7 فیصد) حاصل کی ہے۔ نتیجتاً موبائل بینکاری کا حصہ 2021ء کے 20.5 فیصد سے بڑھ کر 27.4 فیصد ہوگیا۔ اسی طرح انٹرنیٹ بینکاری کا استعمال کرتے ہوئے کیے جانے والے لین دین میں 41.5 فیصد کا زبردست اضافہ ہوا اور ای بینکاری لین دین کی مجموعی تعداد میں اس کا حصہ بڑھ کر 9.0 فیصد ہوگیا (**چارٹ 8.4 الف**)۔

[179] پرزم تصفیے کے خطرے کو محدود کرنے کے لیے لین دین میں ڈلیوری بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) یا ادائیگی بمقابلہ ادائیگی (پی وی پی) میکانزم کا استعمال کرتا ہے۔

[180] دسمبر 2022ء کے آخر تک پرزم سسٹم میں 59 براہ راست شرکا ہیں، جن میں 45 بینک اور ایم ایف بیز، 9 ڈی ایف آئیز، اور 2 غیر بینک اور 3 خصوصی شرکا شامل ہیں۔

[181] ای بینکاری میں برقی چینلز کے ذریعے کیے جانے والے لین دین شامل ہیں جن میں ریئل ٹائم آن لائن برانچز، اے ٹی ایمز، موبائل بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، کال سینٹر بینکاری، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) اور ای کامرس شامل ہیں۔

چارٹ 8.2 الف: خردہ لین دین کا خاکہ ٔمالیت

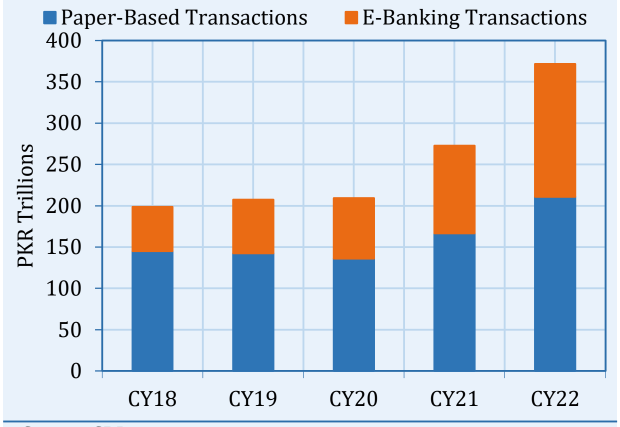

Source: SBP

لین دین میں یہ اضافہ موبائل بینکاری اور انٹرنیٹ بینکاری کے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد میں بالترتیب 15.0 ملین اور 10.1 ملین تک اضافے کی وجہ سے ہوا۔ 2021ء کے اختتام پر موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کے صارفین کی تعداد بالترتیب 11.9 ملین اور 6.9 ملین تھی۔[182]

قدر کے لحاظ سے ریئل ٹائم آن لائن برانچز (آر ٹی او بی) کا استعمال کرتے ہوئے کیے گئے لین دین کا حصہ سب سے زیادہ تھا، جو ای بینکاری لین دین کی کل قدر میں 73.6 فیصد حصہ کا حامل تھا۔ تاہم 2022ء کے دوران آر ٹی او بی اور اے ٹی ایم لین دین کے حصے میں کمی آئی جبکہ موبائل بینکاری اور انٹرنیٹ بینکاری کے حصے میں اضافہ ہوا (**چارٹ 8.4 ب**)۔ رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں ترقی، نوجوان اور ٹیکنالوجی سے واقف آبادی کے بڑھتے ہوئے تناسب اور مالی اور ڈیجیٹل خواندگی میں بہتری کی وجہ سے ادائیگیوں کے ڈیجیٹل طریقہ کار کو اپنانے میں مزید تیزی آئے گی۔

چارٹ 8.3: 2022ء میں کاغذی خردہ لین دین کا حجم اور مالیت

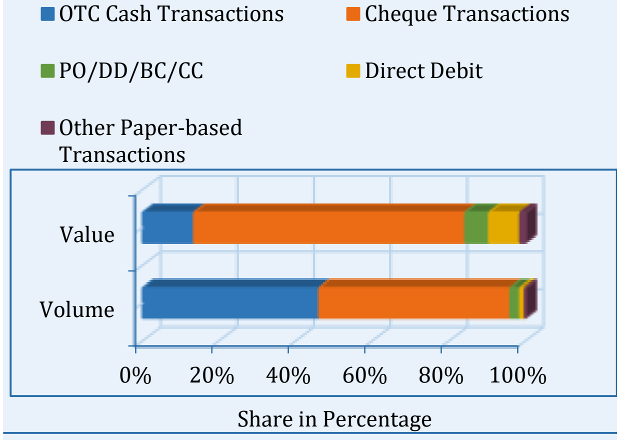

Source: SBP

چارٹ 8.2 ب: خردہ لین دین کا خاکہ ٔمالیت

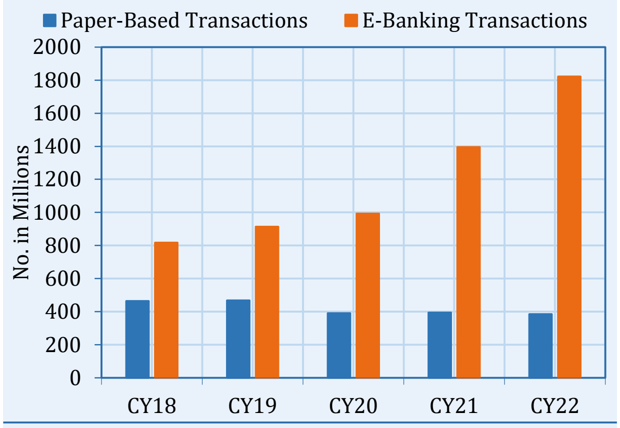

Source: SBP

اسٹیٹ بینک نے "راست" کے دوسرے مرحلے (فیز 2) کے تحت فرد تا فرد (پی ٹو پی) لین دین کو تیار کیا جسے صارفین کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی---

اسٹیٹ بینک نے ایک جدید اور مؤثر ادائیگی کے قومی نظام کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے 2021ء کے آغاز میں اپنے معرکہ آرا اقدام 'راست' کا آغاز کیا، جو خردہ لین دین کے لیے فوری ادائیگی کا نظام ہے۔[183] پہلے مرحلے میں بڑی مالیت کا بینیفٹ ماڈیول شامل تھا، جس نے منافع منقسمہ کی ادائیگیوں، سرکاری محکموں کی تنخواہوں اور پنشن سمیت ٹرانسفرز کو ڈیجیٹلائز کرنے کے قابل بنایا۔ زیادہ اہم دوسرا مرحلہ 2022ء کے آغاز میں نافذ کیا گیا تھا، جس نے آئی بی اے این یا راست آئی ڈی کا استعمال کرتے ہوئے فوری طور پر پی 2 پی فنڈ کی منتقلی کو لاگت بہ مؤثر بنا دیا۔[184]

2022ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران راست کے پی 2 پی سسٹم کے نفاذ کے بعد سے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد میں زبردست نمو دیکھی گئی ہے جو دسمبر 2022ء کے آخر تک بڑھ کر 25.8 ملین تک پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ لین دین کے حجم میں بھی مسلسل اضافہ ہوا ہے کیونکہ ہر گزرتی سہ ماہی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صارفین رجسٹرڈ ہوئے ہیں۔ 2022ء کی دوسری سے چوتھی سہ ماہی کے دوران راست کے ذریعے مجموعی طور پر 883.5 ارب روپے مالیت کے پی ٹو پی لین دین کیے گئے جن میں سے 63.5 فیصد چوتھی سہ ماہی (اکتوبر تا دسمبر) کی مدت میں کیے گئے (**چارٹ 8.5**)۔

راست خدمات کے صارفین کو سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2022ء میں راست سسٹم پر لین دین کی حدود ختم کر دی تھیں اور بینکوں / ایم ایف بیز / ای ایم آئیز کو ہدایت کی تھی کہ وہ متعلقہ اے ایم ایل / سی ایف ٹی تقاضوں کی تعمیل میں

[182] اسٹیٹ بینک – نظامِ ادائیگی کا سہ ماہی جائزہ، اکتوبر تا دسمبر 2022ء

[183] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، 11 جنوری 2021ء

[184] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

اپنے خاکہ خطر کی بنیاد پر اپنے صارفین کے لیے لین دین کی حد مقرر کرسکتے ہیں۔[185]

راست خدمات کے لیے صارفین کے حوصلہ افزا ردعمل نے خردہ ادائیگیوں کی ڈیجیٹلائزیشن کی کوششوں میں مدد کی، نیز اس نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ صارفین نے مالی لین دین کے لیے راست سسٹم کا استعمال کرتے ہوئے بہتر رسائی اور بہتر ڈیجیٹل تجربے سے لطف اٹھایا۔

اس نظام کے مکمل نفاذ سے افراد، سرکاری اداروں اور کاروباری اداروں کے درمیان ادائیگیوں کی منتقلی کی مکمل ڈیجیٹلائزیشن ممکن ہوگی اور پوری معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کو آگے بڑھانے کی غرض سے ایک جامع ماحولیاتی نظام تیار کرنے کے لیے بڑی تحریک مل سکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک ملک میں ڈجیٹل بینکوں کی تشکیل کے لیے کوششیں کر رہا ہے ---

اسٹیٹ بینک ملک میں بینکاری اور مالی خدمات کی مزید ڈیجیٹلائزیشن کے لیے متعلقہ فریقوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ جنوری 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک میں ڈجیٹل بینکوں کے قیام میں سہولت کے لیے ڈجیٹل بینکوں کے لیے جامع لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک جاری کیا تھا۔[186]

یہ فریم ورک ملک میں مکمل ڈجیٹل بینکوں کو متعارف کرانے کی جانب پہلا قدم تھا۔ اس سے بینکاری کے شعبے کی ڈجیٹلائزیشن کا آغاز ہوسکتا ہے اور مناسب ضوابطی نگرانی کے ساتھ ڈجیٹل مالی خدمات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ 2022ء کے آخر تک اسٹیٹ بینک نے ڈجیٹل بینک لائسنس کے لیے بیس درخواست گزار ممکنہ اداروں / سروس پرووائیڈرز کا جائزہ لے چکا ہے اور ان میں سے پانچ اداروں / سروس پرووائیڈرز کو ڈجیٹل بینک کھولنے کے لیے عارضی این او سی جاری کیے جاچکے ہیں۔[187]

حالیہ برسوں میں، صارفین کی ضروریات پوری کرنے اور ڈجیٹل ماحولیاتی نظام میں نمو کو پورا کرنے پر غور کے ساتھ، زیادہ سے زیادہ بینکوں نے اپنی ای بینکاری خدمات کو وسعت دی ہے۔ مثال کے طور پر، موبائل بینکاری خدمات پیش کرنے والے بینکوں کی تعداد اب بڑھ کر 28 ہوگئی ہے، جو 2015ء اور 2018ء کے اختتام پر بالترتیب 16 اور 21 بینک تھے (**جدول 8.2**)۔

ڈجیٹلائزیشن کی کوششوں میں معاونت کے لیے ای بینکاری انفراسٹرکچر کو توسیع دی گئی ---

ای بینکاری کے انفراسٹرکچر میں بہتری کے لیے مناسب انتظام کے بغیر صنعت بھر میں ڈجیٹلائزیشن کی کوششیں اپنے مطلوبہ مقاصد سے محروم رہیں گی۔ آن لائن برانچوں، اے ٹی ایمز اور پی او ایس مشینوں کے ضمن میں ای بینکاری انفراسٹرکچر میں بڑی بہتری آئی ہے۔

خاص طور پر تاجروں کی جانب سے پی او ایس مشینوں کے حصول میں 2021ء میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا اور 2022ء میں اس میں مزید 18.2 فیصد اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک کے 2020ء میں کیے گئے مختلف سہولتی اقدامات ہیں۔ پیمنٹ کارڈز میں، صرف اے ٹی ایم کارڈز (ATM-only cards) کو بند کردیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں، زیر جائزہ سال کے دوران ان کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی (**جدول 8.3**)۔

چار تجارتی طور پر فعال[188] الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) نے اپنے آپریشنز کو مسلسل بڑھایا اور نئے صارفین حاصل کیے، کیونکہ 2022ء کے دوران ای والٹ (ای ایم آئی اکاؤنٹ) رکھنے والے صارفین 30 گنا اضافے سے 1.2 ملین ہوگئے۔ دسمبر 2021ء کے اختتام پر ای والٹ رکھنے والوں کی تعداد صرف 38.6 ہزار تھی۔ ان کے آغاز سے لے کر اب تک ان ای ایم آئیز کے ذریعے صارفین کو مجموعی طور پر 1.8 ملین پیمنٹ کارڈ جاری کیے جاچکے ہیں۔[189]

برانچ لیس بینکاری نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی ---

پاکستان میں برانچ لیس بینکاری (بی بی) نے کم آمدنی والی آبادی اور چھوٹی کمپنیوں کو نسبتاً مؤثر اور سستا متبادل فراہم کرکے ترقی حاصل کی ہے۔ گذشتہ دہائی میں، اس شعبے نے مسلسل بلند نمو حاصل کی ہے، اور، سب سے اہم بات، بینکاری خدمات سے محروم آبادی کو قرضے، بچت اور ادائیگیوں کی اہم مالی خدمات فراہم کرکے مالی شمولیت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

2022ء کے دوران ملک میں کمزور معاشی سرگرمیوں کے باوجود بی بی سیکٹر نے اہم شعبوں میں نمایاں نمو کا مظاہرہ کیا، مثال کے طور پر نئے اکاؤنٹس کھولنے میں 23.2 فیصد

[185] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

[186] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، 03 جنوری 2022ء

[187] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، 13 جنوری 2023ء

[188] دسمبر 2022ء کے اختتام تک پاکستان میں 11 ای ایم آئیز کام کررہی ہیں جن میں سے 4 ای ایم آئیز کمرشل طور پر لائیو ہیں، 6 ای ایم آئیز کو اصولی منظوری حاصل ہے اور ایک ای ایم آئی کو پائلٹ منظوری مل چکی ہے۔

[189] اسٹیٹ بینک - نظامِ ادائیگی کا سہ ماہی جائزہ، اکتوبر تا دسمبر 2022ء

چارٹ 8.4الف: 2021ء اور 2022ء کے دوران ای بینکاری کے مجموعی حجم میں تمسک وار حصہ

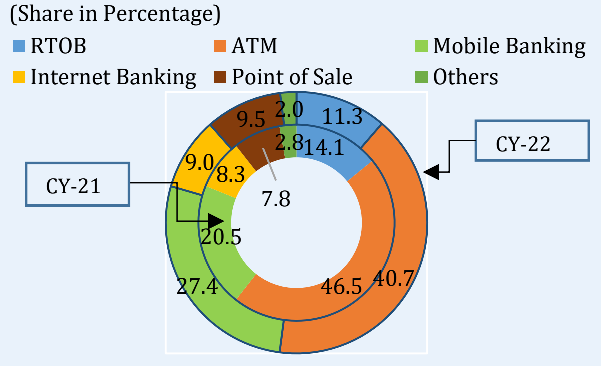

Source: SBP

اضافہ ہوا، ڈپازٹس 34.9 فیصد اضافے سے 88.5 ارب روپے اور ایجنٹ نیٹ ورکس 6.0 فیصد اضافے سے 6 لاکھ 22 ہزار سے زائد ایجنٹس تک پہنچ گئے۔

برانچ لیس بینکاری لین دین کے حجم میں 21.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2022ء کے دوران ان ٹرانزیکشنز کے ذریعے لین دین کی مالیت میں 40.5 فیصد اضافہ ہوا۔ مجموعی کھاتوں میں بلند نمو کے باوجود فعال اکاؤنٹس کی تعداد میں 5.4 فیصد کمی واقع ہوئی **(جدول 8.4)**۔

اسٹیٹ بینک کی ضوابطی نگرانی میں اے ٹی ایم کی کارکردگی میں بہتری آئی ---

اے ٹی ایم خردہ ادائیگیوں اور دیگر مالی خدمات کی بلارکاوٹ کام کرنے اور وسیع تناظر میں پوری معیشت کی فعالیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ای بینکاری لین دین کے حجم میں اس کا حصہ سب سے زیادہ ہے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ صارفین کے بہتر تجربے اور بینکوں کے لیے آپریشنل اور ساکھ کے خطرے سے بچنے کے لیے اے ٹی ایم کو کم سے کم ڈاؤن ٹائم کے ساتھ فعال رکھا جائے۔

2022ء میں اے ٹی ایمز کی آپریشنل کارکردگی میں مزید بہتری آئی اور اے ٹی ایم کا ڈاؤن ٹائم 2021ء کی نسبت 4.0 فیصد سے کم ہو کر 3.6 فیصد رہ گیا **(چارٹ 8.6)**۔

ای بینکاری کے استعمال میں اضافے اور دنیا بھر میں سائبر سیکورٹی کے ایک اہم چیلنج کے طور پر ابھرنے کے ساتھ ، سائبر سیکورٹی کے انتظامات نے بلند اہمیت حاصل کرلی ہے ---

بینک موبائل فون ایپلی کیشنز سمیت ڈیجیٹل طریقوں کے ذریعے صارفین کو جدید مصنوعات اور خدمات پیش کر رہے ہیں۔ ان موبائل ایپس کی اہمیت بہت سے موبائل بینکاری صارفین کے لیے ایک متبادل بینکاری اور ادائیگی چینل بن گئی ہے۔ دسمبر

چارٹ 8.4ب: 2021ء اور 2022ء کے دوران ای بینکاری کی مجموعی مالیت میں تمسک وار حصہ

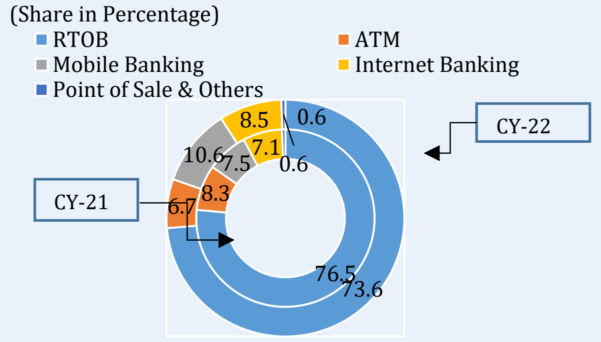

Source: SBP

2022ء کے اختتام تک ملک میں موبائل بینکاری کے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد ایک کروڑ 50 لاکھ تھی۔ نتیجتاً، موبائل ایپلی کیشنز میں کمزوریوں نے بے ایمان عناصر اور سائبر مجرموں کے لیے صارفین کا استحصال اور دھوکہ دہی کے مواقع پیدا کیے ہیں، اور موبائل بینکاری کے استعمال میں اضافے کے ساتھ اس طرح کے واقعات بلند تعدّد کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے سائبر سیکورٹی کے خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک جامع ضوابطی اور نگراں فریم ورک قائم کیا ہے اور اس فریم ورک کو باقاعدگی سے ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں اور مارکیٹ کی حرکیات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔[190]

اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے دیگر امور کے ساتھ ساتھ جامع موبائل ایپ سیکورٹی گائیڈ لائنز تیار کی ہیں جو ایپ مالکان کو سیکورٹی کے بنیادی تقاضے فراہم کرتی ہیں تاکہ صارفین کے ڈیٹا کی رازداری اور محفوظ انداز میں ایپ سروسز کی دستیابی کو یقینی بنایا جا سکے۔ ایپ مالکان اِن ہدایات کو اُن موبائل بینیٹ ایپس اور ان کے متعلقہ ماحول کی ساخت (آرکیٹیکچر)، ڈیزائن، تیاری اور تنصیب کے لیے استعمال کریں گے جو صارفین ڈیجیٹل مالی خدمات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سائبر سیکورٹی کے بارے میں کلیدی اقدامات کے حوالے سے مزید تفصیلات کے لیے، برائے مہربانی 2022ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتوں پر منسلکہ الف ملاحظہ کریں۔

8.2 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کے علاوہ نظام ادائیگی

این سی سی پی ایل ایک لائسنس یافتہ کلیئرنگ ہاؤس کے طور پر کام کرتی ہے، جو مکمل طور پر خودکار نیشنل کلیئرنگ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم (این سی ایس ایس) کے ذریعے پی ایس ایکس کو کلیئرنگ، سیٹلمنٹ اور انتظامِ خطر کی خدمات فراہم کرتی ہے۔ این سی سی پی ایل نے

[190] برائے تفصیلات براہِ کرم ملاحظہ کیجیے: "باکس 8.1: سائبر سیکورٹی - ابھرتے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی ردِ عمل"۔

چارٹ 8.5: 2022ء میں راست فرد تا فرد لین دین

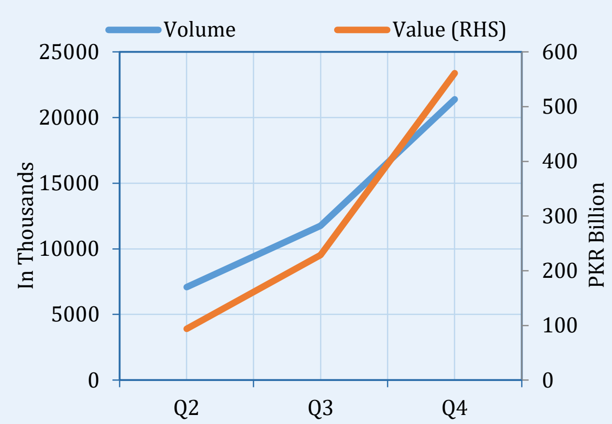

Source: SBP

2016ء سے سینٹرل کاؤنٹر پارٹی (سی سی پی) کا کردار ادا کیا ہے اور این سی ایس ایس میں کلیئرنگ اور تصفیے کے لیے رپورٹ کردہ ٹریڈز کے سلسلے میں ضمانت فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں، این سی سی پی ایل سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں کے لیے ایک اپنے کسٹمرز کو جاننے کے مرکزی طریقہ کار (سی کے او) کے طور پر بھی کام کرتی ہے۔

جدول 8.2: ای بینکاری خدمات کی پیشکشیں کرنے والے بینک

تفصیلات	2015ء	2018ء	2022ء
ای بینکاری خدمات فراہم کرنے والے بینک	21	28	28
موبائل بینکاری خدمات فراہم کرنے والے بینک	16	21	28
آئی وی آر / کال سینٹر خدمات فراہم کرنے والے بینک	16	22	23
کریڈٹ کارڈ جاری کرنے والے بینک	12	12	13
ڈیبٹ کارڈ جاری کرنے والے بینک	28	32	35
سماجی بہبود کارڈ جاری کرنے والے بینک	-	9	4
پری پیڈ کارڈ جاری کرنے والے بینک	-	4	3
پوائنٹ آف سیل لینے والے بینک	6	9	9

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مزید برآں، این سی سی پی ایل اپنے آن لائن ٹریڈنگ پلیٹ فارم پر مارجن ٹریڈنگ سسٹم (ایم ٹی ایس) چلاتی ہے اور شرکا کو مارجن فنانسنگ ٹرانزیکشنز کی ریکارڈنگ اور تصفیے کے

جدول 8.3: ای بینکاری ڈھانچہ

تفصیلات	2019ء	2020ء	2021ء	2022ء
		تعداد		
آن لائن برانچز	15,930	16,165	16,571	17,005
اے ٹی ایم	15,252	16,041	16,709	17,547
پی او ایس	47,567	62,480	92,153	108,899
		تعداد ہزاروں میں ('000)		
ادائیگی کارڈ کا مجموعہ	42,083	44,285	48,677	44,697
مجموعہ				
کریڈٹ کارڈ	1,644	1,691	1,740	1,914
ڈیبٹ کارڈ	26,440	27,592	30,934	32,524
صرف اے ٹی ایم کارڈ	7,650	7,246	4,782	-
سماجی بہبود کارڈ	6,180	7,624	11,096	10,160
پری پیڈ کارڈ	168	133	125	99

ماخذ: اسٹیٹ بینک

چارٹ 8.6: اے ٹی ایم ڈاؤن ٹائم

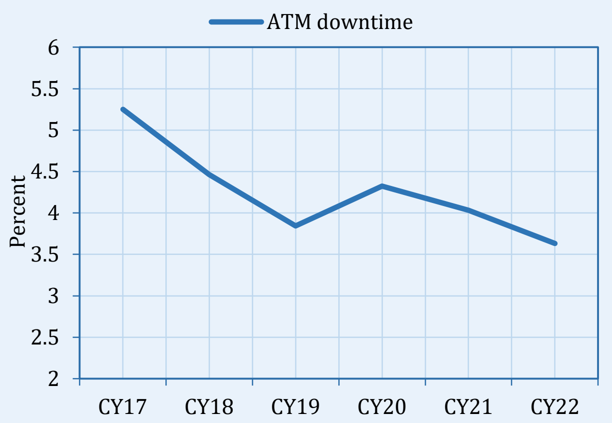

Source: SBP

لیے مارجن فنانسنگ سسٹم فراہم کرتی ہے۔

2022ء کے دوران، این سی سی پی ایل نے آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے اور انتظامِ خطر کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

تصفیے کے خطرے کو کم کرنے کے طریقہ کار نے مؤثر طریقے سے کام کیا کیونکہ کلیئرنگ ممبروں کے ذریعے فراہم کردہ مارجن کافی تھے ...

کسی بھی تصفیہ کرنے والے فریق کے ممکنہ دیوالیہ پن سے پیدا ہونے والے تصفیے کے خطرے کو کم کرنے کے لیے، این سی سی پی ایل نے ایس جی ایف پر مشتمل طریقہ کار قائم کیا ہے، جو دسمبر 2022ء کے آخر تک 5.1 ارب روپے تھا۔

2022ء میں یومیہ اوسط تصفیے کی مالیت 3.2 ارب روپے رہی جو 2021ء میں 10.3 ارب روپے تھی۔ اسی طرح تجارتی حجم میں کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ 2021ء میں ماہانہ اوسط تصفیہ تجارتی حجم 310.2 ملین سے کم ہو کر 2022ء میں 110.7 ملین رہ گیا، کیونکہ ایکویٹی سرمایہ کار ابتر کلّی معاشی منظرنامے اور مارکیٹ میں بلند اتار چڑھاؤ کی وجہ سے سرمایہ کاری کرنے سے ہچکچا رہے تھے۔ تاہم، ایس جی ایف غیر استعمال شدہ رہا کیونکہ کلیئرنگ ارکان کے ذریعہ فراہم کردہ مارجن، جو دیوالیے کے خطرے کے خلاف پہلا دفاع ہے، نے مؤثر طریقے سے کام کیا **(چارٹ 8.7)**۔

این سی سی پی ایل سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری کو جمع کر سکتی ہے کیونکہ اسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسپیشل پرپز پرائمری ڈیلر کے طور پر کام کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے۔ ریٹیل / سرمایہ منڈی کے سرمایہ کار اب این سی سی پی ایل کے ذریعے گورنمنٹ ڈیٹ سیکورٹیز (جی ڈی ایس) یعنی ٹریژری بلز (ٹی بلز) اور پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کی

نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔[191] یہ سہولت منی مارکیٹ کی مزید ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور سرمایہ کاروں کو منی مارکیٹ اور سرمایہ منڈی دونوں میں مواقع تلاش کر کے اپنے منافع کو بہتر بنانے کے قابل بنا سکتی ہے۔

گروتھ انٹرپرائز مارکیٹ (جی ای ایم) کی کلیئرنگ ، تصفیہ اور انتظامِ خطر---

این سی سی پی ایل نے نومبر 2021ء میں گروتھ انٹرپرائز مارکیٹ (جی ای ایم) متعارف کرائی جس میں گروتھ کمپنیوں اور ایس ایم ایز کو تمسکات کی ٹریڈنگ اور تشکیل و توسیع کے حوالے سے فنڈز اکٹھا کرنے کے لیے درج کیا جاتا ہے۔

جی ای ایم کے سرمایہ کاروں کی سہولت کے لیے این سی سی پی ایل نے انفرادی سرمایہ کاروں کی رجسٹریشن اور اہلیت کے حوالے سے متعدد اقدامات کیے۔ ٹریڈز سے پیدا ہونے والے خطرے کو وی اے آر مارجن، لیکویڈیٹی مارجن اور ایم ٹی ایم خساروں سمیت خطرے کے اقدامات کے ذریعہ منظم کیا جاتا ہے۔[192]

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے اپنے افعال کو مؤثر طور پر انجام دیا---

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) ملک میں تمسکات کی واحد ڈپازٹری کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ سیکورٹیز کے ڈپازٹ، سیکورٹیز کی منتقلی، سیکورٹیز کی گروی رکھنے اور اسٹاک مارکیٹ میں ہونے والے لین دین کے الیکٹرانک تصفیے جیسے لین دین کو سنبھالتا ہے۔ 2022ء کے اختتام پر سرمایہ کاروں کے کھاتوں کی تعداد 73,466 تھی جو 2021ء کے مقابلے میں 5.8 فیصد زیادہ ہے۔ سی ڈی سی نے 31 دسمبر 2022ء تک 4.8 ٹریلین روپے کے مارکیٹ کیپٹلائزیشن کے ساتھ 186.6 ارب حصص کا کاروبار کیا۔[193]

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے سرمایہ کاروں کو سہولت دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے---

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) نے راست کے ذریعے منافع مقسمہ کی تقسیم، آر ڈی اے ہولڈرز کے لیے سرمایہ کاری کی سہولت اور مشترکہ کے وائی سی کے ذریعے صارفین کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ متعارف کرائی۔ مزید یہ کہ، سی ڈی سی کو اسٹیٹ بینک کی طرف

چارٹ 8.7: تصفیہ ضمانت فنڈ کا یومیہ اوسط تصفیے سے تقابل

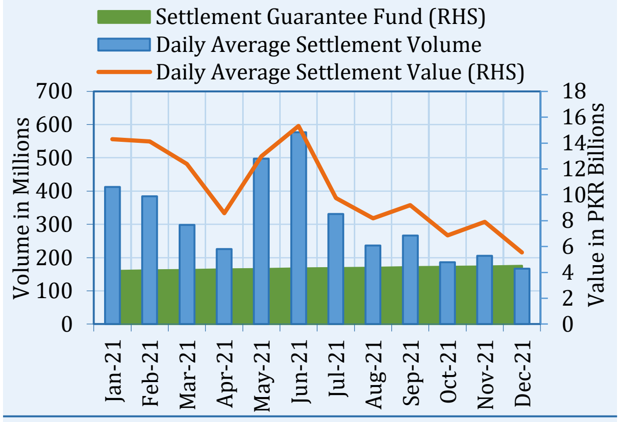

Source: NCCPL

سے "اسپیشل پرپوزپرائمری ڈیلر" (ایس پی ڈی) کا درجہ بھی دیا گیا۔ جس کے تحت یہ سی ڈی سی کے صارفین اب براہ راست سرکاری سیکورٹیز کی ابتدائی نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

پاکستان کا پہلا پیشہ ور کلیئرنگ رکن یعنی میسرز ای کلیئرز سروسز لمیٹڈ مرکزی ڈپازٹری کمپنی کے ذیلی ادارے کے طور پر شروع کیا گیا---

مارکیٹ میں شفافیت اور کارکردگی لانے کے لیے ایس ای سی پی اور سرمایہ منڈی نے انفراسٹرکچر کے اداروں کی جانب سے متعلقہ ضوابطی فریم ورک متعارف کروانے کے بعد نئے پی سی ایم نظام کو کامیابی سے نافذ کیا گیا جس کے نتیجے میں میسرز ای کلیئر سروسز لمیٹڈ کا آغاز ہوا۔ ایس ای سی پی کی جانب سے متعارف کرائے گئے نئے بروکر نظام کے تحت اب صرف ٹریڈنگ بروکرز ہی پی سی ایم کی آزاد تھرڈ پارٹی تحویل، کلیئرنگ اور سیٹلمنٹ سروسز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد سرمایہ کاروں کے مناسب تحفظ کو یقینی بنانا، سرمایہ منڈی تک رسائی کو بڑھانا اور ایف اے ٹی ایف کے نظام کی تعمیل کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

جدول 8.4: برانچ لیس بینکاری کے کلیدی اعداد و شمار

تفصیلات	2020ء	2021ء	2022ء	2022ء میں نمو (فیصد)
ایجنٹس کی تعداد	481,837	587,547	622,884	6.0
اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	62,755	78,810	97,097	23.2
فعال اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	37,020	44,905	42,484	(5.4)
مدت کے اختتام پر ڈپازٹس (ملین روپے)	51,671	65,580	88,488	34.9
ٹرانزایکشن کی تعداد (ملین)	1,819	2,501	3,049	21.9
ٹرانزایکشنز کی مالیت (ارب روپے)	6,786	8,971	12,602	40.5
یومیہ اوسط ٹرانزایکشنز (ہزاروں میں)	5,053	6,948	8,471	21.9
ٹرانزایکشنز کا اوسط حجم (روپے)	3,715	3,577	4,129	15.4
اکاؤنٹس میں اوسط ڈپازٹ (روپے)	726	799	911	14.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک

[191] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 14 برائے 2022ء

[192] این سی سی پی ایل—سالانہ رپورٹ، 2022ء

[193] سی ڈی سی نیوزلیٹر اکتوبر تا دسمبر 2022ء